فیضانِ حضرت آسیہ (رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فیضانِ حضرت آسیہ (رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا)

دُرُود شریف کی فضیلت

بنی اسرائیل میں ایک گنہگار شخص تھا جب اس کا انتقال ہوا تو لوگوں نے اسے بے گور و کفن یونہی پھینک دیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس وَقت کے نبی حضرت موسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ اسے غسل دے کر اس کی نمازِ جنازہ ادا کرو، بے شک میں نے اس کی مغفرت فرما دی ہے۔ عرض کی: مولٰی! کس سبب سے اس پر یہ کرم ہوا؟ ارشاد فرمایا: ایک دن اس نے تورات کھولی تو اُس میں میرے محبوب **مُحَمَّد** مصطفٰے (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا نام دیکھ کر ان پر دُرود پڑھا، اس سبب سے میں نے اسے بخش دیا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

راہِ حق کا مُسافِر اور فانی دُنیا

انسان عُمُوماً عیش و آرام پسند کرتا اور مَصَائِب و آلام سے پرہیز کرتا ہے بلکہ ہر اس چیز سے دُور بھاگتا ہے جس کا نتیجہ اَذِیَّت و تکلیف کی صورت میں نکلے۔ پھر بادلِ نخواستہ (مرضی کے خِلاف) اگر کبھی کسی مُصیبت میں مبتلا ہو بھی جائے اور خُصُوصاً بات جب جان پر بن آئے تو اس سے چھٹکارے کے لئے بڑی سے بڑی قیمت ادا

1 ...القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ... الخ، ص ۱۲۴.

کرنے کے لئے بھی تیار ہو جاتا ہے۔ یہ عام انسان کی حالت ہے لیکن راہِ حق کے مُسَافِر کی زندگی اس سے بہت مختلف ہوتی ہے، دنیا کے فانی عیش و آرام اس کی نظر میں کچھ وَقْعَت نہیں رکھتے، اسے مصائب و آلام کی بھی پروا نہیں ہوتی کیونکہ اس کی نظر آخرت پر ہوتی ہے، وہ جانتا ہے کہ یہ عیش و آرام یا مصائب و آلام چند روزہ ہیں، بہت جلد یہ سب فنا ہو جائیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ دنیا کے فانی عیش و آرام کے حُصُول یا مصائب و آلام سے چھٹکارے کے لئے اپنی آخرت داؤ پر نہیں لگاتا بلکہ اس راہ میں حائل تمام تر عیش و آرام ترک کر کے اور مصائب و آلام خندہ پیشانی سے برداشت کرتے ہوئے صِرَاطِ مستقیم پر گامزن رہتا ہے۔ دنیا کی بڑی سے بڑی دولت اسے ورغلا نہیں سکتی اور بڑی سے بڑی مصیبت اسے اس راہ سے ہٹا نہیں سکتی۔ تاریخ اس بات کی شاہِد ہے، کتنے ہی افراد ایسے ہو گزرے جو بادشاہت تک کو خاطِر میں نہ لائے کیونکہ یہ بادشاہت ان کے اُخْرَوِی نقصان کا سبب بن رہی تھی۔

مِصْر کی مَلِکہ

ہزاروں سال پہلے کا واقعہ ہے، مِصْر کی سرزمین میں ایسی ہی ایک نیک دل خاتون رہا کرتی تھیں۔ مال و دولت کی ان کے پاس کوئی کمی نہ تھی، ہر وَقْت خُدَّام خدمت کے لئے حاضِر اور حکم بجالانے کے لئے تیار رہتے۔ ان پر ربّ تعالٰی کا یہ بھی خاص کرم تھا کہ مال و دولت کی کثرت اور آرام و سُکُون کی فَراوانی نے انہیں مغرور نہ بنایا تھا بلکہ ان کا دل غریبوں کی محبت سے سرشار اور ان پر شفقت و مہربانی کے جذبے سے مَعْمُور تھا چنانچہ یہ ان سے نرمی و مہربانی کا برتاؤ اور (دل کھول کر ان پر) صدقہ و خیرات

کیا کرتی تھیں۔ اسی باعث بعض نے انہیں **اُمُّ الْمَسَاکِیْن** (مسکینوں کی ماں / پناہ گاہ) بھی کہا۔[1] چونکہ یہ بادشاہِ مِصر وَلِیْد بن مُصْعَب جس کا لقب فرعون تھا، کی بیوی تھیں اس حیثیت سے انہیں **مِصر کی مَلِکہ** ہونے کا اعزاز بھی حاصِل تھا۔

مَلِکۂ مِصر کا شوہر

ان کی عادتوں کے بالکل بَرخِلَاف ان کا شوہر تھا۔ حکومت و سلطنت کی وُسْعَت، مال و دولت کی کثرت، عیش و عشرت کی فَراوانی اور طاقت و قوت کے نشے نے اسے حد سے زیادہ مغرور اور بے لگام بنا دیا تھا۔ بنی اسرائیل کے ہزاروں نادار و بے بس لوگوں کو اس نے اپنا غلام بنا رکھا تھا اور ان کے ساتھ جانوروں سے بھی بدتر سُلُوک کرتا، چوں کہ اس نے خدائی کا دعویٰ کر رکھا تھا اس لئے ہر کسی کو اپنا مَملُوک (یعنی زر خرید غلام) تَصَوُّر کرتا اور ان کے ساتھ ہر سُلُوک رَوا (درست) جانتا تھا۔ بہر حال دُنْیَوِی اعتبار سے دونوں کی زندگی خوب آرام و سُکُون میں بسر ہو رہی تھی اور درد واَلَم کا دُور دُور تک نشان نہ تھا۔

صدائے حق

وَقْت یوں ہی گزرتا رہا، سال مہینوں میں، مہینے ہفتوں میں، ہفتے دنوں میں تبدیل ہو کر بیتتے گئے کہ عرصے بعد مِصْر کے صحرا دو[2] مردانِ حق کی صدائے "لَآاِلٰہَ

1 ...تفسیر بغوی، پ٢٠، القصص، تحت الآیۃ: ٩، ٣/٤٢٧.
مستدرک حاکم، کتاب تواریخ المتقدمین...الخ، باب ذکر موسی وھارون علیھما السلام، حدیث: ٤١٥٠، ٣/٤٥٧.

اِلَّا اللّٰہ" سے گونج اُٹھے۔ یہ حضرت سیِّدنا موسیٰ کَلِیْمُ اللّٰه اور حضرت سیِّدنا ہارون عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تھے جنہیں اللّٰہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے فرعون اور اس کی قوم کو دعوتِ ہِدَایت دینے کے لئے مَبْعُوث فرمایا تھا، انہوں نے لوگوں کو باطِل معبودوں کی پوجا پاٹ سے روکا اور خُدائے وَحْدَہٗ لَاشَرِیْک کی عِبَادَت کی طرف بلایا جو سب کا خالِق و مالِک ہے، جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، سب اسی سے رِزْق پاتے اور اسی کے دَر سے حاجتیں بَر لاتے ہیں لیکن ان ظالموں نے بجائے حق تسلیم کرنے کے ہٹ دھرمی کا مُظَاہَرہ کیا اور ان دو۲ جلیل القدر پیغمبرانِ خدا کی حَقَّانِیَّت پر دلالت کرنے والے روشن مُعجزات دیکھنے کے باوجود کفر و سرکشی پر اڑے رہے اور مَعَاذَاللّٰه مُقَابَلے کے لئے جادوگروں کو اِکٹھا کرنے لگے۔

مُعجزہ اور سحر (جادوگری) کا سنسنی خیز مُقابَلہ

یہ یَوْمُ الزِّیْنَة (میلے کا دن)[1] ہے، ایک کُشَادہ اور وسیع میدان میں فرعون فرعونیت کے نشے میں مخمور آموجود ہوا ہے، سلطنت کے کونے کونے سے بُلائے گئے جادوگر بھی جمع ہو چکے ہیں، ہزاروں اَفْرَاد کا مجمع ہے جو حق و باطِل کا یہ عظیم ترین معرکہ دیکھنے کے لئے جمع ہوئے ہیں اور ادھر اللّٰه عَزَّوَجَلَّ کے پیارے نبی حضرت

1...اس میلہ سے فرعونیوں کا میلہ مراد ہے جو ان کی عید تھی اور اس میں وہ زینتیں کر کر کے جمع ہوتے تھے۔ حضرت ابنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا کہ یہ دن عاشوراء یعنی دسویں مُحَرَّم کا تھا اور اس سال یہ تاریخ سنیچر کو واقع ہوئی تھی۔

[خزائن العِرفان، پ١٦، طٰہٰ، تحت الآیۃ:٥٩، ص٥٨٩]

سیِّدنا موسیٰ کَلِیْمُ اللّٰہ علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بھی نبوی جاہ وجلال کے ساتھ تشریف لا چکے ہیں، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا عزم واِسْتِقْلَال قابلِ دید ہے، مُبارَک چہرہ ایمان وایقان کے انوار سے جگمگا رہا ہے۔ حق و باطل کا عظیم ترین معرکہ اب بس شروع ہوا ہی چاہتا ہے کہ وسیع و عریض میدان میں پیکرِ عزم واِسْتِقْلَال کی صدائے حق گونج اٹھتی ہے، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ایک بار پھر لوگوں کو دعوتِ حق دیتے ہیں کہ

وَیۡلَكُمۡ لَا تَفۡتَرُوۡا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَیُسۡحِتَكُمۡ بِعَذَابٍ ۚ وَقَدۡ خَابَ مَنِ افۡتَرٰی ﴿۶۱﴾ (پ۱۶، طٰہٰ: ۶۱)

ترجمۂ کنز الایمان: تمہیں خرابی ہو اللّٰہ پر جھوٹ نہ باندھو کہ وہ تمہیں عذاب سے ہلاک کر دے اور بے شک نامراد رہا جس نے جھوٹ باندھا۔

لیکن وہ ہٹ دھرمی کا مُظاہرہ کرتے ہوئے اپنے کفر و سرکشی پر اڑے رہتے ہیں۔ مُقابلے کا آغاز ہوتا ہے: ”جادوگر فرعون کی عزت کی قسم کھا کر اپنے جادو کی لاٹھیاں اور رسیاں پھینکتے ہیں تو ایک دم وہ سانپ بن کر پورے میدان میں ہر طرف پُھنکاریں مار کر دوڑنے لگتیں ہیں۔ پورا مجمع خوف وہراس میں بدحواس ہو کر ادھر ادھر بھاگنے لگتا ہے۔ فرعون اور اس کے جادوگر اپنی فتح کے گھمنڈ اور غُرُور کے نشے میں بدمست ہو جاتے ہیں اور جوشِ شادمانی سے تالیاں بجا بجا کر اپنی مَسَرَّت کا اِظْہَار کرنے لگتے ہیں کہ ناگہاں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام خدا تعالیٰ کے حکم سے اپنی مقدس لاٹھی کو ان سانپوں کے ہُجُوم میں ڈال دیتے ہیں، لاٹھی ایک بہت بڑا اور نِہَایَت ہیبت ناک اژدہا بن کر آناً فاناً جادوگروں کے تمام سانپ نگل جاتی ہے۔ حق اور باطل

میں فرق کرنے والا یہ ایمان افروز معجزہ دیکھ کر جادوگروں کے دل میں ایمان کا نور چمک اٹھتا ہے، ان کے دل ودِماغ قبولِ حق کے لئے تیار ہو جاتے ہیں اور تمام جادوگر اپنی شِکَسْت کا اِعْتِراف کرتے ہوئے سجدے میں گر کر بآوازِ بلند یہ اِعلان کرنا شروع کر دیتے ہیں "[1] کہ

اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَ مُوْسٰى ۝ (پ١٦، طٰهٰ: ٧٠)	ترجمۂ کنزالایمان: ہم اُس پر ایمان لائے جو ہارون اور موسیٰ کا ربّ ہے۔

مَلِکۂ مِصْر کا ایمان

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مُعجِزے وسحر کے اس سنسنی خیز مُقابَلے سے حق آشکارا ہونے کے بعد جہاں جادوگروں کو دولتِ ایمان نصیب ہوئی وہیں جب فرعون کی بیوی مِصْر کی مَلِکہ کو اس مُقابَلے کا حال معلوم ہوا تو ان کے دل میں بھی فوراً حق کا نور چمک اٹھا اور وہ ایمان لے آئیں[2] لیکن یہ مرحلہ اتنا آسان نہ تھا کیونکہ ان کا شوہر فرعون انتہائی ظالم وجابِر اور سَفَّاک فطرت انسان تھا۔ جادوگروں کی شِکَسْتِ فاش اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی فتحِ مُبین جو ان کی حَقّانِیَّت کی کھلی نشانیاں تھی، اسے دیکھ کر بھی یہ بدبخت ایمان نہ لایا تھا اور اپنے کفر پر مُصِرّ تھا لہٰذا جب اسے اپنی بیوی کے ایمان لانے کی خبر ہوتی تو اس کے بھڑک اٹھنے کا اندیشہ تھا اور قوی امید تھی کہ یہ ان پر ظلم وسِتَم کی تمام حدیں پار کر جاتا لیکن اس نیک دل وعظیم خاتون نے کسی خطرے واندیشے کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے ایمان قبول کر لیا اور فِی الْحَال

1 ... عجائب القرآن، ص ٢٣، بتغیر.

2 ... تفسیر بحر المحیط، پ ٢٨، التحریم، تحت الآیۃ: ١١، ٢٨٩/٨.

اسے کسی پر ظاہِر نہ کیا۔[1] کچھ عرصہ اسی طرح گزرا پھر ایک ایسا واقعہ ہوا جس سے ان کے دل میں فرعون کے خِلاف نفرت کی آگ اور زیادہ بھڑک اٹھی اور نادار مؤمِنوں پر فرعون کے مظالم ان کے لئے ناقابِلِ برداشت ہو گئے۔

اِظْہارِ ایمان اور اس کا سبب

یہ واقعہ تھا ماشِطۂ بنتِ فرعون (یعنی فرعون کی بیٹی کے سر میں کنگھی کرنے والی خاتون) کا جو حضرت موسیٰ و ہارون عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ایمان لے آئی تھیں لیکن ابھی تک کسی کو ان کے ایمان کی خبر نہ ہوئی تھی۔[2] ایک دن یہ فرعون کی بیٹی کے سر میں کنگھی کر رہی تھیں کہ کنگھی ہاتھ سے گر پڑی۔ اس پر انہوں نے کہا: **بِسْمِ اللّٰہ**۔ فرعون کی بیٹی نے جو یہ سنا تو کہنے لگی: (اللّٰہ سے مُراد کون ہے، کیا) میرا باپ...؟ اس نیک بندی نے جواب دیا: نہیں، بلکہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ وہ ہے جو میرا، تیرا اور تیرے باپ کا بھی ربّ ہے۔ اس نے کہا: تیرا ربّ میرے باپ کے عِلاوہ کوئی اور ہے؟ فرمایا: ہاں۔ کہنے لگی: تو کیا میں اپنے باپ کو یہ بات بتاؤں؟ فرمایا: ہاں۔ چنانچہ اس نے اپنے باپ (فرعون) کو اس کی خبر دے دی اور فرعون نے انہیں (ان کے بچوں سمیت) بُلا بھیجا۔ جب یہ مؤمِنہ خاتون اس کے دربار میں پہنچیں تو فرعون نے (انہیں مُخاطب کرکے غم و غصّے سے بھرپور لہجے میں) کہا: "**یَا فُلَانَۃُ! اَلَکِ رَبٌّ غَیْرِیْ**؟ اے فلاں عورت! تُو میرے عِلاوہ کسی اور کو ربّ مانتی ہے...؟" کسی قسم کے اندیشے کو خاطِر میں لائے بغیر

---

1 ...الكامل في التاريخ، قصة موسى عليه السلام ونسبه...الخ، ١/١٤١.

2 ...المرجع السابق.

انہوں نے فوراً جواب دیا: ”نَعَمْ! رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ ہاں! میرا اور تیرا ربّ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہے۔“ اس پر فرعون (اور زیادہ بھڑک اُٹھا اور اس) نے تانبے کا ایک بہت بڑا برتن (تیل سے بھر کر) گرم کرنے کا حکم دیا۔ پھر اس نے ان کے بچوں کو ایک ایک کرکے اس برتن میں ڈالنا شروع کر دیا حتی کہ جب آخری دودھ پیتا بچہ ہی رہ گیا تو گویا اس کی وجہ سے وہ مؤمنہ خاتون کچھ پیچھے ہٹیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بچے کو قوتِ گویائی (بولنے کی طاقت) عطا فرمائی اور اس نے پُکار کر کہا: ”یَا اُمَّہ! اِقْتَحِمِیْ فَاِنَّ عَذَابَ الدُّنْیَا اَھْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَۃ اے ماں! پرواہ نہ کر...!! بے شک دنیا کی تکلیف آخرت کے عذاب کے مُقابَلے میں بہت آسان ہے۔“[1] پھر انہیں بھی اس برتن میں ڈال کر شہید کر دیا گیا۔ مروی ہے کہ جس وَقت انہیں اَذِیَّتیں دے کر شہید کیا جا رہا تھا، فرعون کی بیوی بھی انہیں دیکھ رہی تھیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی آنکھوں سے غیب کے پردے اُٹھا دیئے، ان کی بصیرت روشن فرمادی اور انہوں نے فرشتوں کو ان کی روح آسمان کی طرف لے جاتے دیکھ لیا۔ فرشتوں کو دیکھنے سے ان کا ایمان مزید پختہ ہوا اور حضرت سیّدنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی صَداقَت وحَقَّانِیَّت کا یقین بھی بڑھا۔[2] نیز یہ اس سوچ میں پڑ گئیں کہ میں اپنے سامنے مؤمنوں پر فرعون کے مظالم ہوتے کیسے دیکھ سکتی ہوں حالانکہ میں خود بھی مؤمن

1 ...معجم کبیر، مسند ابن عباس، سعید بن جبیر عن ابن عباس، ۱۲/۶، حدیث: ۱۲۱۱۳.
صحیح ابن حبان، کتاب الجنائز، ذکر ما یجب علی المرء من الثبات...الخ، ص۸۲۷، حدیث: ۲۹۰۳، باختلاف بعض الالفاظ.

2 ...الکامل فی التاریخ، قصۃ موسی علیہ السلام ونسبہ...الخ، ۱/۱۴۱.

ہوں۔[1] ابھی یہ انہیں خیالات میں گم تھیں کہ فرعون ان کے پاس آیا اور اُس مَظْلُوم عورت پر اپنے ظُلْم کی داستان بیان کرنے لگا۔ ادھر انہوں نے بھی فرعون کے ظلم و سِتَم کے خِلَاف عَلَمِ بغاوت بلند کرنے کا ارادہ کر لیا تھا اور اس سلسلے میں پیش آنے والے تمام اندیشے پسِ پشت ڈال دیئے تھے چنانچہ جب فرعون نے انہیں اس مَظْلُومہ کو شہید کرنے کی خبر دی تو انہوں نے کہا: "**اَلْوَیْلُ لَکَ مَا اَجْرَاَکَ عَلَی اللّٰہ** تیری خرابی ہو، کس شے نے تجھے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے مُقابلے میں اتنا بے باک کر دیا؟" فرعون ایک بار پھر بھڑک اٹھا اور غصے میں پیچ و تاب کھاتے ہوئے کہنے لگا: شاید تجھے بھی اسی جُنُون نے آلیا ہے جس میں وہ ماشِطہ (کنگھا کرنے والی عورت) مبتلا تھی۔ جواب دیا: "**مَابِیْ جُنُوْنٌ وَلٰکِنِّیْ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی رَبِّی وَرَبُّکَ وَرَبُّ الْعٰلَمِیْنَ** مجھے کوئی جُنُون نہیں آیا، میں تو اس خُدائے واحِد و یکتا پر ایمان لا چکی ہوں جو میرا، تیرا اور تمام جہانوں کا ربّ ہے۔"[2]

اس طرح انہوں نے فرعون کی کھلم کھلا مُخَالَفت کر کے اپنے ایمان کا اِظْہار کر دیا۔

ایمان سے برگشتہ کرنے کی کوشش

اب جب فرعون کو ان کے ایمان لانے کی خبر ہو چکی تو پہلے پہل اس نے انہیں بغیر اَذِیَّت و تکلیف دیئے یوں ہی سمجھانے بجھانے کی کوشش کی اور اس مقصد کے لئے ان کی والِدہ کو بھی بُلایا اور دھمکی آمیز لہجے میں ان سے کہا: تیری بیٹی کو بھی اسی

---

1 ...روح البیان، پ۳۰، الفجر، تحت الآیۃ: ۱۰، ۱۰/۴۳۳.

2 ...الکامل فی التاریخ، قصۃ موسیٰ علیہ السلام ونسبہ...الخ، ۱/۱۴۱.

جُنُون نے آلیا ہے جس میں ماشِطہ (کنگھا کرنے والی عورت) مبتلا تھی۔ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر اس نے موسیٰ (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے خُدا کا انکار نہ کیا تو ضرور یہ موت کا مزہ چکھے گی۔ ان کی والِدہ نے تنہائی میں انہیں فرعون کی بات ماننے کی ترغیب دی۔ لیکن انہوں نے انکار کرتے ہوئے فرمایا: ”**اَمَا اَنْ اُکَفِّرُ بِاللّٰہِ فَلَا وَاللّٰہِ** کیا میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا انکار کروں...!! بخدا! ہرگز نہیں۔“[1]

مَصَائِب و آلام کا پہاڑ

جب فرعون کا یہ حربہ ناکام گیا تو پھر اس نے انہیں اَذِیَّتیں اور تکلیفیں دے کر ایمان سے برگشتہ کرنے کا فیصلہ کیا چنانچہ رِوَایات میں ہے کہ اس کے حکم سے انہیں طرح طرح کی اذیتوں میں مبتلا کیا گیا حتی کہ ہاتھ پاؤں میں میخیں لگا کر دھوپ میں سورج کی طرف رخ کرکے لٹا دیا گیا اور سینے پر چکی کا پاٹ رکھ دیا گیا (کہ ہِل بھی نہ سکیں)۔[2] لیکن یہ سب مَصَائِب اور تکالیف سہنے کے باوجود ان کے ایمان ویقین میں کمی نہ آئی بلکہ اور اِضافہ ہو گیا چنانچہ اَذِیَّت دینے کے بعد جب فرعون نے انہیں اسلام سے پھرنے کے لئے کہا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے بڑا ہی ایمان افروز اور باطِل سوز جواب دیا جس سے فرعون کا گھمنڈ خاک میں مل گیا اور وہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کی ہمت و حوصلے کے آگے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو گیا، آپ نے فرمایا: ”**اِنَّکَ تَغْلِبُ نَفْسِیْ وَ قَلْبِیْ فِیْ عِصْمَۃِ رَبِّیْ لَوْ قَطَعْتَنِیْ اِرْبًا مَّا ازْدَادَتْ اِلَّا حُبًّا**

---

1 ...المرجع السابق.

2 ...مکاشفۃ القلوب، باب فی العشق، ص ٤٦، ملخصًا.
تفسیر جلالین مع حاشیۃ الصاوی، پ ٢٨، التحریم، تحت الآیۃ: ١١، ٣/١٣٧، وغیرھما.

(اے دشمنِ خُدا، ظالم اِنسان!) تُو میرے وُجُود پر تو قادِر ہو سکتا ہے لیکن میرا دل میرے ربّ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کی پناہ میں ہے، اگر تو میرا ہر عُضْو کاٹ دے تب بھی میرا عشق بڑھتا جائے گا۔"[1]

رضائے الٰہی

جب حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا وہاں سے گزر ہوا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے ان سے پوچھا: میرا ربّ مجھ سے راضی ہے یا ناراض؟ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ارشاد فرمایا: اے آسیہ! آسمان کے فرشتے تیرے انتظار میں ہیں اور اللہ تعالٰی تیرے کارناموں پر فخر فرماتا ہے۔ سوال کر! تیری ہر حاجت پوری ہو گی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے اس طرح دُعا مانگی:[2]

رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَكَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَ نَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَ عَمَلِهٖ وَ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۱﴾

(پ٢٨، التحریم: ١١)

ترجمۂ کنزالایمان: اے میرے ربّ میرے لئے اپنے پاس جنت میں گھر بنا اور مجھے فرعون اور اس کے کام سے نجات دے اور مجھے ظالم لوگوں سے نجات بخش۔

شہادت

ادھر جب فرعون انہیں ایمان سے برگشتہ کرنے کی تمام تر تدبیریں کر دیکھتا ہے اور اسے ناکامی کا سامنا ہوتا ہے تو وہ آپ کو شہید کرنے کا فیصلہ کر لیتا ہے اور آخری

1 ...مکاشفة القلوب، باب فی العشق، ص٤٦.

2 ...المرجع السابق.

حربے کے طور پر اپنے کارندوں سے کہتا ہے کہ ایک بڑی چٹان دیکھ کر لاؤ! چٹان کو دیکھ کر بھی اگر یہ اپنی بات پر قائم رہتی ہے تو چٹان اس پر گرا دو اور اگر رُجوع کر لیتی ہے تو یہ میری بیوی ہے (چنانچہ اسے عزت واِکرام کے ساتھ آزاد کر کے میرے پاس لے آؤ)۔ چٹان لائی جاتی ہے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا آسمان کی طرف نِگاہ اُٹھا کر دیکھتی ہیں تو وہاں جنت میں اپنا (سفید موتی کا) گھر نظر آتا ہے، جس سے آپ کا عزم واِسْتِقْلال اور بڑھ جاتا ہے، اسی حالت میں آپ کی روح پرواز کر جاتی ہے؛ اس کے بعد آپ پر چٹان گرائی جاتی ہے اور وہ ایسے بدن پر گرتی ہے جس میں روح نہیں ہوتی۔[1]

مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الامت حضرت علّامہ مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان پر فرشتے مُقرّر فرما دیئے جنہوں نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا پر سایہ کر لیا اور ان کا جنّتی گھر انہیں دِکھا دیا جس سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا ان تمام مُصیبتوں کو بھول گئیں۔ بعض رِوَایات میں ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا مَعَ جِسْم آسمان پر اُٹھا لی گئیں۔[2] اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رَحْمَت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...تفسیر طبری، پ۲۸، التحریم، تحت الآیة: ۱۱، ۱۲/ ۱۶۲.
تفسیر بغوی، پ۲۸، التحریم، تحت الآیة: ۱۱، ٤/ ٤۳۲، ملخصًا.
2 ...نور العرفان، پ۲۸، التحریم، تحت الآیۃ:۱۱، ص۸٦۸.

طالبِ رضائے حق

پیاری پیاری اسلامی بہنو! کفر و طغیان کی طاغوتی قوتوں کے سامنے کلمۂ حق کہہ کر حق کا پرچم لہرانا معمولی بات نہیں، بڑے دل گردے (ہمت و حوصلے) کا کام ہے۔ تاریخ اس امر کی شاہِد ہے کہ جب بھی کسی مردِ حق نے انسانیت کی ہِدایت اور فلاح و بہبود کے لئے اس امر کا بیڑا اُٹھایا تو باطِل کی وہ پُرشور قوتیں جو تخت و تاج کی مالِک تھیں، زمامِ اقتدار جن کے ہاتھوں میں تھی اور مال و دولت جن کے گھر کی باندی سمجھی جاتی تھی، طاقت و قوت کے نشے میں مخمور ہو کر اس کی مُخَالَفت پر کمربستہ ہو گئیں اور طرح طرح کی اذیتوں و مصیبتوں میں مبتلا کر کے اسے راہِ حق سے گمراہ کرنے کی پُرزور کوششیں کرنے لگیں، کبھی بھڑکتی ہوئی آگ میں ڈالا تو کبھی کھولتے ہوئے تیل میں ڈال کر بھون ڈالا اور کبھی جسم کو آرے سے چیر کر دو ٹکڑے کر ڈالا، ان کے عِلاوہ ایسے ایسے جور و سِتَم ڈھائے کہ پہاڑ بھی ہوتے تو وحشت زدہ ہو جاتے مگر بقول صَدْرُ الْاَفاضِل حضرت علّامہ مفتی سیّد محمد نعیم الدّین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی کے: ”طالِبِ رضائے حق، مولیٰ عَزَّوَجَلَّ کی مرضی پر فِدا ہوتا ہے، اسی میں اس کے دل کا چین اور اس کی حقیقی تسلی ہے، کبھی وحشت، پریشانی اس کے پاس نہیں پھٹکتی، کبھی اس مُصیبتِ عظمٰی سے خَلاصی اور رِہائی کے لئے وہ دُعا نہیں کرتا، انتظار کی ساعتیں شوق کے ساتھ گزارتا ہے اور وَقْتِ مَوْعُود کا بے چینی کے ساتھ منتظر رہتا ہے۔“[1]

---

1 ... سوانحِ کربلا، ص ۱۱۱.

یہی سبب ہے کہ جب اس نیک دل خاتون کو راہِ حق سے ہٹانے کے لئے طرح طرح کی مصیبتوں اور قسم قسم کی اذیتوں میں مبتلا کیا گیا حتی کہ ہاتھ پاؤں میں میخیں لگا کر تپتی ریت پر لِٹا دیا گیا تب بھی ان کے پائے ثبات میں لَرزِش نہ آئی۔ اس میں خُصُوصاً ان نو مسلموں کے لئے صبر واِستِقامت کا سبق موجود ہے جنہیں اِسْلام قبول کرنے کی وجہ سے خاندان والوں، رشتے داروں، دوست واَحبَاب اور دیگر افراد کی طرف سے پریشانیوں کا سامنا ہے، انہیں چاہئے کہ راہِ خُدا میں جب بھی کسی پریشانی سے دوچار ہوں تو سلف صالحین کو پیش آنے والے مَصَائِب کا تَصَوُّر کریں اور دیکھیں کہ انہوں نے کس طرح ثابِت قدمی وخوش دِلی سے تمام مَصَائِب کا مردانہ وار سامنا کیا اور زبان تو کجا دل میں بھی شکوہ وشِکایَت کو پناہ نہ دی۔ خُصُوصاً سَیِّدُ الْاَنبیاء، محبوبِ کبریاء صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اصحابِ کِرَام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سیرت کا مُطَالعَہ کریں کہ جب پیارے آقا و مولیٰ، حُضُور احمدِ مجتبیٰ، محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مکے کی وادیوں میں نبوت ورسالت کا اِعلَان فرمایا اور لوگوں کو خُدائے واحِد کی عِبادت کی طرف بُلانا شروع فرمایا تو شرک و کُفر کی فضاؤں میں پروان چڑھنے والوں کو یہ بات سخت ناگوار گزری اور وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جان کے دشمن ہو گئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی راہ میں کانٹے بچھائے، جسمِ نازنین پر پتھر برسائے، تکالیف ومَصَائِب کے پہاڑ توڑ ڈالے اور طعن وتشنیع کا بازار خوب گرم کیا پھر اسی پر بس نہیں کی بلکہ جو کوئی بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لانے کی سَعَادَت سے بہرہ وَر ہوتا، ظالم

اس کے بھی درپے آزار ہو جاتے اور طرح طرح کی اذیتوں میں مبتلا کر کے، مُصیبتوں میں گرفتار کر کے اِسْلَام سے برگشتہ کرنے کی کوششوں میں لگ جاتے؛ کسی کو صحرائے عرب کی تیز دھوپ میں جب کہ وہاں کی ریت کے ذَرَّات تَنُّور کی طرح گرم ہو جاتے، پشت کو کوڑوں کی مار سے زخمی کر کے اس جلتی ہوئی ریت پر پیٹھ کے بل لٹاتے اور سینے پر اتنا بھاری پتھر رکھ دیتے کہ کروٹ نہ بدلنے پائے، کسی کے جسم کو لوہے کی گرم سلاخوں سے داغتے، کسی کو پانی میں اس قدر ڈبکیاں دیتے کہ ان کا دم گھٹنے لگتا اور کسی کو چٹائی میں لپیٹ کر ناک میں دھواں دیتے جس سے سانس لینا مشکل ہو جاتا اور وہ کرب و بے چینی سے بدحواس ہو جاتا۔ غرض ایسے ایسے روح فرسا اور جاں سوز مظالم ڈھائے کہ اگر ان کی جگہ پہاڑ ہوتا تو شاید وہ ڈگمگانے لگتا لیکن قربان جایئے ان شَمعِ رِسالت کے پروانوں پر کہ ان مَصَائِب و آلام سے گھبرا کر کسی ایک نے بھی بے صبری کا مُظَاہَرہ نہیں کیا، کسی ایک کے بھی پائے ثبات میں لَرزِش نہیں آئی اور چاروں طرف سے کفر و طغیان کی تُند و تیز آندھیوں میں گھرے ہوئے ہونے کے باوُجُود کسی ایک نے بھی اپنے ایمان کی شمع کو بجھنے نہ دیا۔ ان کے عزم واِستِقْلَال کو بیان کرتے ہوئے شیخ الحدیث حضرت علّامہ عبد المصطفیٰ اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ”خدا کی قسم! شرابِ توحید کے ان مستوں نے اپنے اِسْتِقْلَال واِسْتِقَامت کا وہ منظر پیش کر دیا کہ پہاڑوں کی چوٹیاں سر اُٹھا اُٹھا کر حیرت کے ساتھ ان بلاکشانِ اِسْلَام (اِسْلَام کی راہ میں مُصیبتیں برداشت کرنے والوں) کے جذبۂ اِسْتِقَامت کا نظارہ کرتی رہیں۔ سنگ دل، بے رَحم اور دَرِندہ صفت کافِروں نے ان غریب

وبے کس مسلمانوں پر جبر واِکْراہ اور ظلم وسِتَم کا کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑا مگر ایک مسلمان کے پائے اِسْتِقَامت میں بھی ذرہ برابر تزَلْزُل نہیں پیدا ہوا اور ایک مسلمان کا بچہ بھی اِسْلَام سے منہ پھیر کر کافِر و مُرتَد نہیں ہوا۔"[1]

اے کاش! ان عالی قدر حضرات کے عزم واِسْتِقْلَال اور جذبۂ اِسْتِقَامت کے سمندر سے کوئی ایک قطرہ ہمیں بھی نصیب ہو جائے اور ہم ایسی بن جائیں کہ گردشِ اَیَّام (کسی قسم کی مصیبت وآزمائش) ہمارے پائے ثبات میں لَرزِش نہ لا سکے۔

عطا فرما ہمیں اسلاف کا وہ جوشِ ایمانی
ملے اِک بار پھر ہم کو وہی جذبِ مسلمانی

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم.

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صبر واِسْتِقَامت کا مُظاہَرہ کرنے والی عظیم خاتون

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ واقِعے میں صبر واِسْتِقَامت کا مُظاہَرہ کرنے والی جس عظیم خاتون کا ذِکْر گزرا یہ حضرت سیِّدَتُنا آسیہ بِنْتِ مُزاحِم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا ہیں۔ ہر چند کہ یہ مِصْر کے انتہائی ظالم و جابِر بادشاہ فرعون کی بیوی تھیں مگر اس کی سَفَّاکیت اور انسانوں کے ساتھ اس کے بہیمانہ برتاؤ سے سخت مُتنفر و بیزار تھیں۔ نیز فرعون سے آپ کا نِکاح بھی برضا ورغبت نہیں ہوا تھا بلکہ آپ اور آپ کے والِد دونوں اسے ناپسند کرتے تھے اور اس نے بادشاہت کے زور پر جبراً آپ سے نِکاح

---

1 ... سیرتِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، چوتھا باب مسلمانوں پر مظالم، ص۱۱۷۔

کیا تھا لیکن **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو اس سے محفوظ رکھا اور وہ آپ کے قریب آنے پر قادِر نہ ہوا۔[1]

نسب و خاندان

مشہور قول کے مُطابِق آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا بادشاہِ مِصْر ریّان بن وَلِیْد کی اولاد میں سے تھیں۔ نسب اس طرح بیان کیا جاتا ہے: "**آسیہ بنتِ مُزَاحِم بن عُبَیْد بن رَیَّان بن وَلِیْد**۔" یہ ریّان بن وَلِیْد وہی شخص ہیں جو حضرت سیِّدنا یُوسُف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے زمانے میں بادشاہِ مِصْر تھے۔[2] اور حضرت یُوسُف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ایمان لے آئے تھے۔

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی خدمت

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے حضرت موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے عَہْدِ طُفُولِیَّت میں ان کی پرورش اور خدمت کی سَعادت بھی حاصِل کی اور بہت دفعہ جب فرعون نے انہیں شہید کرنے کا اِرادہ کیا تو آپ نے ان کی حِمَایَت و دِفَاع کیا اور فرعون کو اس کے مذموم اِرادے سے باز رکھا۔ بہر حال حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام عَہْدِ طُفُولِیَّت میں آپ کے پاس کیسے پہنچے اور آپ نے کیونکر ان کی خدمت کی سَعادت

1... السیرۃ الحلبیۃ، باب ذکر مولدہ صلی اللہ علیہ وسلم وشرف وکرم، ۱/۹۶.

2... روح المعانی، پ۲۰، القصص، تحت الآیۃ: ۹، ۲۰/۳٤٤
نور العرفان، پ۲۰، القصص، تحت الآیۃ:۹، ص۶۲۴.
المناقب المزیدیۃ، ملوك الفرس فی عهد یوسف علیه السلام، ۱/۳۸.

حاصِل کی، اس کا واقعہ بہت ہی حیرت انگیز ہے جسے پڑھ یا سن کر خدائے قدیر و عزیز کی قدرت پر یقین بڑھتا ہے۔ چنانچہ

بنی اسرائیل کا ناحق قتلِ عام

فرعون کے حکم سے اس کے کارِندے بنی اسرائیل میں پیدا ہونے والے ہر نَو مَوْلُود بچے کو قتل کر ڈالتے تھے۔ دَرْ اَصْل فرعون نے ایک خواب دیکھا تھا کہ ”بیت المقدس کی طرف سے ایک آگ نکلی جس نے سارے مِصْر کو گھیر لیا اور تمام قِبطیوں کو جلا ڈالا مگر بنی اسرائیل کو آگ سے کوئی نقصان نہ پہنچا۔“ یہ عجیب و غریب خواب دیکھ کر فرعون پریشان ہو گیا۔ اس نے نُجُومیوں سے تعبیر مَعْلُوم کی تو انہوں نے بتایا کہ بنی اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہو گا جو تیری بادشاہت ختم ہو جانے کا سبب بنے گا۔ یہ سن کر فرعون نے حکم دیا کہ بنی اسرائیل میں جو بھی لڑکا پیدا ہو اسے قتل کر دیا جائے۔ اس طرح فرعون کے حکم سے 12 ہزار یا 70 ہزار لڑکے قتل کر دیئے گئے۔[1]

حضرت موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کی پیدائش

اسی مُصیبت و آفت کے دَور میں حضرت سیِّدنا موسٰی کَلِیْمُ اللّٰه عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی وِلَادت ہوئی۔ ابتداءً کچھ عرصہ آپ کی والِدہ ماجِدہ حضرت سیِّدَتُنا یُوحَانِذ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو چُھپا کر رکھا پھر جب فرعون کی طرف سے اندیشہ ہوا تو ایک صندوق میں رکھ کر رات کے وَقْت دریائے نیل میں

[1] ...تفسیر خازن، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۴۹، ۱/ ۴۳، ملتقطًا.

بہا دیا۔[1] دریائے نیل سے نکل کر ایک نہر فرعون کے محل کے قریب بہتی تھی یہ صندوق دریائے نیل سے بہتا ہوا نہر میں چلا گیا۔[2] فرعون اور اس کی بیوی حضرت بی بی آسیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا دونوں نہر کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے۔ جب ان دونوں نے صندوق بہتا دیکھا تو نوکروں کو بھیج کر وہ صندوق منگوا لیا، جب صندوق کھولا گیا تو اس میں سے ایک خوبصورت بچہ نکلا جس کی آنکھوں کے درمیان نور جگمگ جگمگ کر رہا تھا۔ چونکہ ان دنوں فرعون کے حکم سے بنی اسرائیل کے بچوں کا قتلِ عام جاری تھا اس لئے بعض سرکشوں نے فرعون سے کہا کہ کہیں یہ وہی بچہ نہ ہو جس سے ہم بچنا چاہتے ہیں، ممکن ہے قتل کے خوف سے اسے دریا میں ڈال دیا گیا ہو۔ یہ سن کر فرعون نے بچے کو شہید کرنے کا اِرادہ کر لیا۔[3] لیکن حضرت آسیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے فرعون کو سمجھایا بجھایا کہ یہ بچہ سال بھر سے زیادہ عمر کا مَعْلُوم ہوتا ہے اور تُو نے اس سال کے اندر پیدا ہونے والے بچوں کے قتل کا حکم دیا ہے[4] عِلاوہ بریں مَعْلُوم نہیں یہ بچہ دریا میں کس سرزمین سے آیا تجھے جس بچہ کا اندیشہ ہے وہ اسی ملک کے بنی اسرائیل سے بتایا گیا ہے[5] اور یہ بھی کہا:[6]

---

1 ... خزائن العرفان، پ۲۰، القصص، تحت الآیۃ:۷، ص۷۱۵، ملخصًا.

2 ... عجائب القرآن، ص۱۷۱.

3 ... التفسیر الکبیر، پ۲۰، القصص، تحت الآیۃ:۷، ۸/۵۸۰، ملتقطًا.

4 ... مستدرك حاكم، كتاب تواريخ المتقدمين... الخ، باب ذكر موسى وهارون عليهما السلام، ۳/۴۵۷، الحدیث: ۴۱۵۰.

5 ... خزائن العرفان، پ۲۰، القصص، تحت الآیۃ:۹، ص۷۱۶.

6 ... مستدرك حاكم، كتاب تواريخ المتقدمين... الخ، باب ذكر موسى وهارون عليهما السلام، ۳/۴۵۷، الحدیث: ۴۱۵۰.

قُرَّتُ عَیۡنٍ لِّیۡ وَ لَکَ ؕ لَا تَقۡتُلُوۡہُ ٭ۖ عَسٰۤی اَنۡ یَّنۡفَعَنَاۤ اَوۡ نَتَّخِذَہٗ وَلَدًا (پ۲۰، القصص: ۹)

ترجمۂ کنزالایمان: یہ بچہ میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اسے قتل نہ کرو شاید یہ ہمیں نفع دے یا ہم اسے بیٹا بنالیں۔

یوں فرعون کو سمجھا بجھا کر حضرت آسیہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہَا نے انہیں اپنے پاس رکھ لیا، اپنا بیٹا بنالیا اور خود ان کی پرورش کرنے لگیں۔

حضرت موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام کا دِفاع اور حِفاظت

ایک دن حضرت سیّدنا موسیٰ عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام فرعون کے پاس ایک چھوٹی سی ڈنڈی سے کھیل رہے تھے، اچانک آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے وہ ڈنڈی فرعون کے سر پر دے ماری۔ فرعون اس مار پر سوچ میں پڑ گیا اور آخر کار آپ کو شہید کرنے کا اِرادہ کر لیا۔ اس پر حضرت آسیہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہَا کہنے لگیں: اے بادشاہ! غصہ مت کر اور خود کو بدبخت نہ کر کیونکہ یہ تو چھوٹا ہے اگر تُو چاہے تو اس کو آزمالے، میں تھال میں سونا اور انگارا رکھ دیتی ہوں، تُو دیکھ لے یہ کس کو اٹھاتا ہے۔ فرعون اس کے لئے تیار ہو گیا، جب حضرت سیّدنا موسیٰ عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے سونے کی طرف ہاتھ بڑھایا تو فِرشتے نے ان کا ہاتھ پکڑ کر انگارے کی طرف کر دیا، آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے وہ انگارا اُٹھا کر اپنے منہ میں رکھ لیا پھر جب اس کی تَپِش (جلن) محسوس ہوئی تو پھینک دیا۔ اس طرح فرعون انہیں شہید کرنے کے اِرادے سے باز آ گیا۔[1]

---

1 ...مستدرک حاکم، کتاب تواریخ المتقدمین...الخ، ذکر النبی الکلیم علیہ الصلوۃ والسلام...الخ، ۳/۴۵۸، الحدیث: ۴۱۵۰.

ایمان افروز درس

سُبْحٰنَ اللہِ عَزَّوَجَلَّ...!! **پیاری پیاری اسلامی بہنو!** اس سے ربّ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کی قدرتِ کاملہ کا اِظْہار ہوتا ہے کہ وہ خالِق ومالِک عَزَّوَجَلَّ جو چاہتا ہے کرتا ہے کوئی اس کے حکم کے آگے دَم نہیں مار سکتا، بیان کردہ ایمان افروز حِکایت اس کی واضح مِثال ہے کہ فرعون نے جس بچے کے خوف سے ہزاروں بے گناہ بچے ذَبح کروا دیئے، رَبُّ الْعِزَّت تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے اسی بچے کی پرورش ونگہداشت کی خدمت اسے سونپ دی۔ اس سے یہ بھی مَعْلُوم ہوا کہ **اللہ** رَبُّ الْعِزَّت جس کی حِفاظَت فرمانا چاہے بڑے سے بڑا طوفان اس کا بال بھی بِیکا نہیں کر سکتا، دیکھئے! حضرت سیِّدنا موسیٰ **کَلِیْمُ اللہ** عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو کس طرح دریائے نیل کی موجوں سے ماں کی گود میں پہنچادیا... **سُبْحٰنَ اللہِ**

تو نے کس شان سے موسیٰ کی بچائی ہے جان
تیری قدرت پہ میں قربان خُدائے رحمٰن

آہ! آج اُمَّتِ مسلمہ نِہایَت زَبُوں حالی کا شِکار ہے، اِسْلَام دشمن طاغوتی طاقتیں بَرسرِ پیکار ہیں، کہیں بے قُصُور مسلمان عورتوں، بچوں، بوڑھوں اور جوانوں کو نِہایَت سَفَّاکیت اور بے دردی کے ساتھ شہید کیا جارہا ہے تو کہیں بہیمانہ مظالم ڈھا کر انہیں اِسْلَام سے برگشتہ کرنے کی سرتوڑ کوششیں کی جارہی ہیں اور عالمی سطح پر اِسْلَامی تہذیب وثقافت کو اس بے دردی سے کچلا جارہا ہے کہ الامان والحفیظ۔ اس کی ایک بڑی وجہ مسلمانوں کا عملی طور پر اِسْلَام سے دُور ہو جانا اور اس کی تعلیمات بُھلا بیٹھنا

ہے۔ آئیے! اس نازک صورتِ حال سے نمٹنے کے لئے تعلیماتِ اِسْلَامیہ کو عملی طور پر اپنایئے اور نِہایت ہی عاجزی وانکساری کے ساتھ بارگاہِ الٰہی میں دَستِ سوال دراز کیجئے کہ اے ہمارے ربِّ کریم... اے پاک پروردگار... اے ہر شے پر قادِر مالِک ومولیٰ... اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ...!!

تجھے واسِطہ اپنی قدرت کا ہے
تجھے واسِطہ اپنی سَطْوَت کا ہے
تجھے واسِطہ اپنی عظمت کا ہے
تجھے واسِطہ اپنی رحمت کا ہے
زمانے کی گردش میں رکھ لینا آج
جنابِ **مُحَمَّد** کی اُمّت کی لاج

کیونکہ اس رحیم وکریم پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی قدرت سے کچھ بعید نہیں کہ وہ مسلمانوں کو ایک بار پھر وہی پہلے کا سا جاہ وجلال، شان ووَقار اور شوکتِ اقتدار عطا فرمادے جب ان کا نام سن کر کفار کے دل دَہل جایا کرتے تھے اور طاقت ور ترین قوموں کے دلوں پر ان کی عظمت کا سکہ بیٹھا ہوا تھا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا نام کس نے رکھا...؟

حضرت آسیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ انہیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ایک پیارے نبی حضرت سیِّدنا موسیٰ **کَلِیْمُ اللّٰہ** عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا نام

رکھنے کی سَعادت حاصِل ہوئی چنانچہ حضرت سیّدنا امام عَلاءُ الدِّین علی بن محمد خازِن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت آسیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا سے ان کا نام رکھنے کے لئے کہا گیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے فرمایا: میں نے اس کا نام موسیٰ رکھا۔[1] چونکہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پانی اور درختوں کے درمیان پائے گئے تھے اور قِبطی زبان میں پانی کو "مو" اور درخت کو "سی" کہتے ہیں۔[2] اس لئے آپ کا یہ نام رکھا گیا۔

خدمتِ پیغمبر کی برکت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی خدمت، ان کی تعظیم و توقیر اور ان سے محبت و عشق عظیم سَعادت ہے جبکہ ان کی توہین و تکذیب، نفرت و عداوت اور ان کی شان میں کسی نازیبا کلمے کا اِستِعْمال ہلاکت اور تباہی و بربادی کا سبب ہے، ان کی محبت ایمان کی جان ہے یہ بندے کو کائنات کی پستیوں سے اُٹھا کر ثُریَّا کی بلندیوں پر پہنچا دیتی ہے اور ان سے نفرت و عداوت ایمان کے لئے سخت تباہ کن ہے۔ دیکھئے! حضرت آسیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے ایک جلیل القدر نبی حضرت سیّدنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی خدمت کی، ان کی راحت و آرام کا خیال رکھا، پرورش و نگہداشت کی اور ایمان لا کر ان کی تصدیق کی اس سے آپ کی قسمت کا ستارہ چمکا اور آپ کو وہ دائمی عزت و شوکت عطا ہوئی جسے زوال نہیں جبکہ ان کے مُقابلے

---

1 ...تفسیر خازن، پ۲۰، القصص، تحت الآیۃ: ۷، ۳/ ۳۵۸.

2 ...درِ منثور، پ۲۰، القصص، تحت الآیۃ: ٤، ٦/ ۳۹۱.

میں فرعون نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی توہین و تکذیب کی اور لوگوں کو آپ کی مُخَالَفت پر اکسایا تو وہ تباہ و برباد ہو گیا اور ہمیشہ کے لئے ذلیل و خوار اور نارِ جہنم کا مستحق ہو گیا۔ امام فخر الدّین ابو عبد اللہ محمد بن عمر رازی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی صحابیِ رسول حضرت سیِّدنا عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت آسیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے یہ الفاظ کہے:

قُرَّتُ عَیۡنٍ لِّیۡ وَ لَکَ ؕ (پ۲۰، القصص: ۹)	ترجمۂ کنزالایمان: یہ بچہ میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

تو بدبخت فرعون کہنے لگا: تیرے لئے ہو گا، مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: اس ذات کی قسم جس کی قسم کھائی جاتی ہے، اگر آسیہ کی طرح فرعون بھی اس بات کا اقرار کرتا کہ یہ بچہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے تو ضرور اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے ہِدَایَت عطا فرماتا جیسے آسیہ کو عطا فرمائی۔[1] ذیل میں حضرت آسیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کے چند دیگر فضائل و مَنَاقِب ذِکْر کئے جاتے ہیں چنانچہ

① قرآنِ کریم میں ذِکْر

اس بلند رتبہ پاک کتاب قرآنِ کریم میں آپ کا ذِکْر ہے جو سب سے افضل

---

1 ...التفسیر الکبیر، پ۲۰، القصص، تحت الآیہ: ۹، ۸/۵۸۱.
مسند ابی یعلی، اول مسند ابن عباس، ۲/۳۳۹، الحدیث: ۲۶۲۰.
مستدرک حاکم، کتاب تواریخ المتقدمین...الخ، باب ذکر موسی وھارون علیھما السلام، ۳/۴۵۸، الحدیث: ۴۱۵۰، بتغیر، موقوف علی ابن عباس.

واعلیٰ اور سب سے برتر رسول حُضُور احمدِ مجتبیٰ **مُحَمَّد** مصطفٰےصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نازِل ہوئی، پارہ 28، سُورَۃُ التَّحریم میں **خـالِقِ کائنات** جَلَّ جَلَالُہٗ کا فرمانِ عــالی شان ہے:

وَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَ نَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَ عَمَلِهٖ وَ نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۟ۙ﴿۱۱﴾

(پ۲۸، التحریم: ۱۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ مسلمانوں کی مثال بیان فرماتا ہے فرعون کی بی بی جب اس نے عرض کی اے میرے ربّ میرے لئے اپنے پاس جنت میں گھر بنا اور مجھے فرعون اور اس کے کام سے نجات دے اور مجھے ظالم لوگوں سے نجات بخش۔

تفسیر بَحْرُ الْعُلُوم میں ہے کہ اس آیت میں مسلمانوں کو تنگی اور سختی کے وَقْت صبر کرنے پر اُبھارا گیا ہے۔ مراد یہ ہے کہ تم صبر کرنے میں فرعون کی بیوی حضرت آسیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا سے کمزور مت ہونا جنہوں نے فرعون کے مظالم پر صبر کیا (اور زبان تو کجا دل میں بھی شکوہ وشِکایت کو جگہ نہ دی۔)[1]

۲ احادیث میں مقام و مرتبے کا بیان

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کے مقام و مرتبے اور فضل و کمال کے بیان میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کئی احادیث وارد ہیں، چنانچہ

1 ...تفسیر بحر العلوم، پ۲۸، التحریم، تحت الآیۃ: ۱۱، ۳/۳۸۳.

آسیہ کے چار حروف کی نسبت سے آپ کے فضائل پر مبنی چار فرامین مصطفٰے

- ایک مرتبہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے زمین پر چار خُطُوط کھینچ کر فرمایا: تم جانتے ہو یہ کیا ہیں؟ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: "**اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم** یعنی **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔" فرمایا: جنّتی عورتوں میں سب سے زیادہ فضیلت والی یہ عورتیں ہیں:

(۱)... خدیجہ بِنْتِ خُوَیلد

(۲)... فاطمہ بِنْتِ محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

(۳)... فرعون کی بیوی آسیہ بِنْتِ مُزَاحِم

اور (۴)... مریم بِنْتِ عمران (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ)[1]

- جنّتی عورتوں کی سردار چار عورتیں ہیں: (۱)... مریم (۲)... فاطمہ (۳)... خدیجہ اور (۴)... آسیہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ)۔[2]
- تمام جہانوں کی افضل عورتیں (۱)... خدیجہ بِنْتِ خُوَیلد (۲)... فاطمہ بِنْتِ محمد (۳)... مریم بِنْتِ عمران (۴)... اور فرعون کی بیوی آسیہ بِنْتِ مُزَاحِم (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ) ہیں۔[3]

---

1 ...مسند احمد، مسند بنی ھاشم، مسند عبد اللہ بن عباس...الخ، ۲/ ۲۴۱، الحدیث: ۲۷۲۰.

2 ...کنز العمال، کتاب الفضائل، الفصل الثالث فی جامع مناقب النساء، ۱۲/ ۶۵، الحدیث: ۳۴۴۰۱.

3 ...مستدرک حاکم، کتاب تواریخ المتقدمین...الخ، ذکر افضل نساء العالمین، ۳/ ۴۸۹، الحدیث: ۴۲۱۶.

➤ مَردوں میں تو بہت کامل ہوئے، عورتوں میں مریم بِنْتِ عمران اور فرعون کی بیوی آسیہ (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا) کے عِلاوہ کوئی کامِلہ نہ ہوئی۔[1]

عورتوں کا مرتبۂ کمال

بیان کردہ رِوایت میں عورتوں کے کامِل ہونے کا ذِکْر گزرا اس کی وضاحت کرتے ہوئے مُفَسِّرِ شہیر، مُحَدِّثِ جلیل حضرت علّامہ مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: خیال رہے کہ یہاں کمال سے مراد نبوت ورِسَالت نہیں کیوں کہ یہ کمال تو صرف انسان مَردوں کو ہی ملا ہے کوئی عورت اور کوئی غیر انسان نبی نہیں ہوئے بلکہ (اس سے) مراد وِلَایَتِ کامِلہ قطبیت غوثیت وغیرہ ہے اور ربّ تعالٰی سے قربِ خاص، کہ یہ صِفَات مَردوں کو زیادہ عورتوں کو کم ملے؛ نبوت کے متعلق ربّ تعالٰی فرماتا ہے:

وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْۤ اِلَیْهِمْ (پ۱۳، یوسف، ۱۰۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول بھیجے سب مرد ہی تھے جنہیں ہم وحی کرتے۔

نبوت کے فرائض عورت انجام نہیں دے سکتی، پردہ میں رہ کر عام تبلیغ نہیں ہو سکتی۔ یہ بھی خیال رہے کہ یہاں نِسَاء (عورتوں) سے مراد اُس زمانہ کی عورتیں ہیں لہٰذا اس سے لازِم یہ نہیں آتا کہ حضرت آسیہ و مریم (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی

---

1 ...بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب قول اللہ تعالی: واذقالت الملئکۃ یمریم، ص ۸۸۲، الحدیث: ۳۴۳۳.

عَلَیۡہَا) جناب فاطمہ زہرا، خدیجہ اور عائشہ صِدّیقہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُنَّ) سے افضل ہوں۔ یہ بیبیاں حضرت آسیہ و مریم (رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمَا) سے افضل ہیں۔[1]

۳ حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے شَرَفِ زوجیت

آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہَا کی ایک بہت بڑی فضیلت یہ ہے کہ آپ جنت میں پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجہ ہوں گی چنانچہ مروی ہے کہ جب حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا مرضِ وفات شریف میں مبتلا تھیں تو سرکارِ عالی وقار، محبوبِ ربِّ غفّار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے خدیجہ! تمہیں اس حالت میں دیکھنا مجھے گراں (ناگوار) گزرتا ہے لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس گراں گزرنے میں کثیر بھلائی رکھی ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جنت میں میرا نکاح تمہارے ساتھ، مریم بِنۡتِ عمران، حضرت موسیٰ عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بہن کُلۡثُم اور فرعون کی بیوی آسیہ کے ساتھ فرمایا ہے۔[2]

سفرِ آخرت اور مزارِ مبارک

حضرت موسیٰ عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی حیاتِ ظاہری میں ہی جبکہ ابھی بنی اسرائیل فرعون کے جابِرانہ تَسَلُّط سے آزاد نہیں ہوئے تھے، اس بدبخت کے مظالم سہتے سہتے آپ نے اپنی جان، جان آفرین کے سپرد کی اور مرتبۂ شہادت پر جاگزیں ہوئیں۔

---

1 ...مراۃ المناجیح، نبیوں کا ذکر، پہلی فصل، ۷/ ۵۹۵.

2 ...معجم کبیر، ذکر تزویج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدیجۃ...الخ، ۹/ ۳۹۳، الحدیث: ۱۸۵۳۱.

حضرت شیخ ابو عبد اللہ یاقوت بن عبد اللہ حَمَوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَنِی کے بقول آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کا مزار مُبارک مِصر میں واقع ہے۔[1]

تذکرۂ اولاد
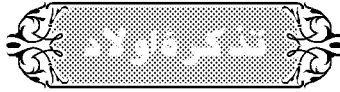
حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: مشہور یہ ہے کہ آپ بالکل لَاوَلَد (بے اولاد) تھیں (اور جو بعض رِوَایات میں فرعون کی ایک بیٹی کا ذِکر ملتا ہے) ممکن ہے یہ لڑکی لے پالک ہو، دوسرے کی لے کر پال لی گئی ہو۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سبق آموز مَدَنی پھول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مذکورہ بالا سُطور میں آپ نے حضرت سیِّدَتُنا آسیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کی مُبارَک حیات کے چند دَرَخْشَاں (روشن و چمک دار) پہلوؤں کا مُطالعہ کیا؛ انتہائی جاں سوز مظالم سہنے کے باوُجُود آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے جس پامردی، عزم واِسْتِقْلَال اور صبر واِسْتِقَامت کا مُظاہرہ کیا، قابلِ تقلید نمونہ ہے۔ اس سے ہمیں راہِ خدا میں قربانیاں پیش کرنے کا جذبہ ملتا اور یہ سبق حاصِل ہوتا ہے کہ باطِل سے دب کر کبھی راہِ حق سے فرار اختیار نہ کیا جائے اور سیکڑوں بلائیں ہوں، ہزاروں مُصیبتیں ہوں صبر واِسْتِقَامت کا دامن ہر گز نہ چھوڑا جائے کہ

؎ زباں پر شکوۂ رنج و اَلَم لایا نہیں کرتے
نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

---

1 ... معجم البلدان، باب المیم وما یلیہا، مصر، ٥/١٤٢، ماخوذًا.
2 ... نور العرفان، پ ٢٠، القصص، تحت الآیہ:٩، ص ٦٢٤.

اور یوں بھی راہِ خدا میں تکالیف و مَصَائِب برداشت کرنا عظیم سَعَادت ہے جو بندے کی بخشش و مغفرت اور مدارِجِ عالیہ (بلند و بالا درجوں) تک رسائی کا باعث بنتے ہیں۔ آیئے! اسلاف کی پاکیزہ سیرت کے مُطابِق زندگی بسر کرنے کے لئے تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے جس کی برکت سے لاکھوں دلوں میں سیّدِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت اور دین کے مُعَاملے میں تن من دھن قربان کرنے کا جذبہ گھر کر چکا ہے، مغربی تہذیب کے دِل دَادہ بے شمار افراد کی زندگیوں میں مَدَنی انقلاب برپا ہو چکا ہے اور وہ عملی طور پر اسلاف کی سیرت کے سانچے میں ڈھل چکے ہیں۔ یہاں ایک ایسی ہی اسلامی بہن کی مَدَنی بہار ذِکْر کی جاتی ہے، چنانچہ باب المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کی تحریر کا خلاصہ ہے کہ پہلے پہل میں بے نمازی اور فیشن زدہ ہونے کے ساتھ ساتھ فلمیں ڈرامے دیکھنے اور گانے باجے سننے کی بھی انتہائی شوقین تھی۔ پردے کی طرف تو بالکل ہی رجحان نہ تھا بلکہ مجھے برقع ہی پسند نہیں تھا، اگر کسی جاننے والی اسلامی بہن کو برقع پہنے دیکھ لیتی تو اس کا خوب مذاق اڑاتی۔ بات بات پر مذاق مسخری کی عادت میرے کِردار کا حصہ تھی۔ افسوس! عِلْمِ دین سے اتنی کوری تھی کہ یہ بھی نہ جانتی تھی کہ سُنّتیں کیا ہوتی ہیں؟ ان پر عمل کرنے سے ثواب ملتا ہے۔ اگر گھر میں سے کوئی میری اِصلَاح کرنے کی کوشش کرتا تو اس کی باتوں کو مذاق میں اُڑا دیا کرتی تھی۔ میری زندگی پر گناہ کی

تاریکیوں کا ایسا غلبہ تھا کہ مجھے کچھ سجھائی نہ دیتا تھا۔ بالآخر ایک دن یہ تاریکیاں چھٹ گئیں اور سَعَادتوں کا چاند طُلُوع ہو گیا۔ ہوا یوں کے پنجاب سے میرے سگے بھانجے (جو عطّاری بھی ہیں) مجھ سے ملنے کے لئے باب المدینہ کراچی آئے۔ رَمَضَانُ الْمُبَارَک کا مہینہ اپنی برکتیں لٹا رہا تھا۔ میرے بھانجے نے مجھے دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی دعوت دی۔ اس کی اِنْفِرادی کوشش کی وجہ سے میں عالَمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ہونے والے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماع میں جانے کے لئے تیار ہو گئی۔ جب میں اپنے علاقے کی اسلامی بہنوں کے ساتھ بس میں سوار ہو کر فیضانِ مدینہ پہنچی تو اسلامی بہنوں کی کثیر تعداد دیکھ کر دنگ رہ گئی کیونکہ اس سے پہلے میں نے اتنی تعداد میں باپردہ اسلامی بہنیں ایک مقام پر کبھی نہیں دیکھی تھیں۔ اس اجتماع میں شرکت کی برکت سے میری زندگی کا رخ ہی بدل گیا۔ میں زندگی بھر کبھی خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے نہیں روئی تھی مگر دورانِ دُعا روتے روتے میری ہچکیاں بندھ گئیں۔ میں نے گناہوں سے تائب ہو کر دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہنے کا پختہ اِرادہ کر لیا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میری فلمیں ڈرامے دیکھنے کی خصلتِ بد نکل گئی، میں نمازی اور سنّتوں کی عامِلہ بن گئی، شرعی پردہ کرنے کے لئے مدنی برقع اوڑھ لیا اور نیکیوں پر اِستِقَامت پانے کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مدنی انعامات پر عمل شروع کر دیا۔ تادمِ تحریر دعوتِ اسلامی کی تنظیمی ترکیب کے مُطابِق علاقائی مُشَاوَرَت

کی خادِمہ کی حیثیت سے مدنی کاموں کی دھوم مچانے کے لئے کوشاں ہوں۔

گنہگارو آؤ! سِیہ کارو آؤ!
گناہوں کو چھڑا دے گا مَدَنی ماحول
پِلا کر مئے عشق دیگا بنا یہ
تمہیں عاشقِ مصطفیٰ مدنی ماحول [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رضائے الٰہی کے لیے عاجِزی اختیار کرنے کی فضیلت

حضرت سیِّدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوَایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا، اللہ عَزَّوَجَلَّ عَفْو ودرگزر کی وجہ سے بندے کی عزت میں اِضافہ فرماتا ہے اور جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے عاجِزی کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے بلندی عطا فرماتا ہے۔“ (صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والادب، باب استحباب العفو، ص ۱۰۰۲، الحدیث: ۲۵۸۸)

---

1 ... معذور بچی مبلغہ کیسے بنی، ص ۱۵۔

مآخذ ومراجع

✳	القرآن الکریم	کلامِ باری تعالیٰ	✳-✳-✳
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
1	کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
2	جامع البیان فی تاویل القرآن	ابو جعفر محمد بن جریر طبری، متوفی ۳۱۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۲۰۰۹ء
3	بحر العلوم	ابو لیث نصر بن محمد بن احمد سمرقندی، متوفی ۳۷۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۳ھ
4	معالم التنزیل فی تفسیر القرآن	امام محی السنہ ابو محمد حسین بن مسعود بغوی، متوفی ۵۱۶ھ	پشاور ۱۴۲۳ھ
5	التفسیر الکبیر	امام فخر الدین ابو عبد اللہ محمد بن عمر رازی، متوفی ۶۰۶ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۹ھ
6	لباب التاویل فی معانی التنزیل	علاء الدین علی بن محمد بن ابراہیم خازن، متوفی ۷۲۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۵ھ
7	البحر المحیط فی التفسیر	ابو حیان محمد بن یُوسُف اندلسی، متوفی ۷۴۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۳ھ
8	تفسیر الجلالین مع حاشیۃ الصاوی	امام جلال الدین محمد بن احمد محلی، متوفی ۸۶۴ھ و امام جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابو بکر سُیُوطی، متوفی ۹۱۱ھ	قاسم پبلی کیشنز کراچی
9	الدر المنثور فی التفسیر بالماثور	امام جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابو بکر سُیُوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۳۲ھ

10	روح البیان فی تفسیر القرآن	امام اسماعیل حقی بن مصطفٰی حنفی، متوفی ۱۱۲۷ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۲۰۰۹ء
11	روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم	شہاب الدین ابو فضل سیِّد محمود آلوسی بغدادی، متوفی ۱۲۷۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
12	خزائن العرفان	صدر الافاضل مفتی سیِّد محمد نعیم الدین مراد آبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
13	نور العرفان	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	نعیمی کتب خانہ گجرات
14	المسند	امام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۹ھ
15	صحیح البخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۸ھ
16	المسند	حافظ ابو یعلٰی احمد بن علی تمیمی، متوفی ۳۰۷ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۲ھ
17	صحیح ابن حبان	امام ابو حاتم محمد بن حبان، متوفی ۳۵۴ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۵ھ
18	المعجم الکبیر	امام ابو قاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت 2007ء
19	المستدرک علی الصحیحین	امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۷ھ
20	کنز العمال	علاء الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی، متوفی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۴ھ

فہرست

21	مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	نعیمی کتب خانہ گجرات
22	المناقب المزيديه	ابو البقاء شیخ ھبۃ اللہ محمد بن نما، متوفی فی القرن السادس	مکتبۃ الرسالۃ الحدیثیہ
23	الکامل فی التاریخ	ابو حسن علی بن محمد ابن اثیر جزری، متوفی ۶۳۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۷ھ
24	انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون	نور الدین علی بن ابراہیم حلبی، متوفی ۱۰۴۴ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت 2008ء
25	سیرتِ مصطفٰے	شیخ الحدیث علامہ عبد المصطفٰی اعظمی، متوفی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
26	مکاشفة القلوب	حجۃ الاسلام امام محمد بن محمد بن محمد غزالی شافعی، متوفی ۵۰۵ھ	مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ
27	القول البديع	شمس الدین امام محمد بن عبد الرحمٰن سخاوی، متوفی ۹۰۳ھ	دار الکتاب العربی ۱۴۰۵ھ
28	معجم البلدان	شہاب الدین یاقوت بن عبد اللہ حموی، متوفی ۶۲۶ھ	دار صادر بیروت ۱۳۹۷ھ
29	عجائب القرآن	شیخ الحدیث علامہ عبد المصطفٰی اعظمی، متوفی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
30	سوانح کربلا	مفتی سیِّد محمد نعیم الدین مراد آبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
31	معذور بچی مبلغہ کیسے بنی؟	المدینۃ العلمیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جُمعرات بعد نَمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ "**فکرِ مدینہ**" کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنْعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اصلاح کے لیے "**مَدَنی اِنْعامات**" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے "**مَدَنی قافلوں**" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

ISBN 978-969-631-617-6
0125380

MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net